ماہ شعبان کے فضائل، احکام و بدعات

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

یہ وہ ماہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں جو کہ رجب اور رمضان کے درمیان میں آتا ہے، یہ وہ ماہ ہے جس میں اعمال رب العالمین کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔ [النسائی2359]

SalafiMaktabah SalafiMaktabah
Info@maktabahsalafiyyah.org
maktabahsalafiyyah.org

اور سورۃ القدر میں شب قدر میں نزول قرآن مجید کا واضح ذکر موجود ہے۔ اسی عقیدے کی بنا پر لوگ ایک دوسرے کو پیغام بھیج رہے ہوتے ہیں ہمیں معاف کر دو سالانہ تقدیریں لکھی جارہی ہیں! جو کہ سب خرافات کے سوا کچھ نہیں۔

نصف شعبان کو خصوصی کھانوں اور حلوہ جات کا اہتمام کرنا

شیخ ابن عثیمین رَحِمَهُ اللهُ فرماتے ہیں: بعض لوگ نصف شعبان کو خاص کھانے بنا کر فقراء میں تقسیم کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ماں کا ڈنر ہے یا باپ کا ڈنر ہے اور یہ والدین کا ڈنر ہے وغیرہ۔ یہ بھی بدعت ہے، کیونکہ یہ نہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے نہ ہی آپ کے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ سے۔

نصب شعبان قبرستان کی خصوصی زیارت اور چراغاں کرنا

قبروں کی زیارت کے مخصوص بدعتی ایام کا ذکر کرتے ہوئے "مجلة البحوث الإسلامية" میں ذکر کیا گیا:

بعض اہل علم نے شعبان کی 15 رات میں ہونے والی بدعات و محدثات کا ذکر فرمایا ہے جو قبرستان میں کی جاتی ہیں، اور جو کچھ ان کی وجہ سے عظیم مفاسد مرتب ہوتے ہیں۔ (دیکھیں: المدخل 1/313-310)

[مجلة البحوث الإسلامية - العدد الخامس والثمانون - الإصدار: من رجب إلى شوال لسنة 1429 هـ أحكام زيارة القبور، المبحث الثامن بيان المواسم والأعياد المحدثة في زيارة القبور]

اس کے علاوہ جو عائشہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا والی حدیث سنن ترمذی 739 وغیرہ کی بیان کی جاتی ہے، کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نصف شعبان کی رات کو اٹھ کر گئے اور بقیع قبرستان پہنچ کر آسمان کی جانب چہرہ اٹھا کر نصف شعبان کی رات کی فضیلت ذکر فرمائی، اس حدیث کے بارے میں خود امام ترمذی رَحِمَهُ اللهُ فرماتے ہیں کہ امام بخاری نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، اور خود امام ترمذی کے نزدیک بھی یہ حدیث ضعیف ہے، اور شیخ البانی نے بھی اسے ضعیف الترمذی میں ضعیف قرار دیا ہے۔

البتہ اس حدیث کی اصل صحیح مسلم 2256 میں موجود ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رات کو اٹھ کر گئے اور بقیع قبرستان والوں کے لیے دعاء کی، جبکہ اس میں نصف شعبان کا ذکر نہیں۔

ہمارے ہاں جو باقاعدہ شب برأت کا نام دے کر قبرستان میں چراغاں کیا جاتا ہے، اور مردوں کی عید کہا جاتا ہے، لوگ جمع ہوتے ہیں یہ سب بدعات میں سے ہے۔

نصف شعبان کے بعد روزے رکھنا؟

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جب نصف شعبان ہو جائے تو پھر روزے نہ رکھا کرو۔ [سنن ابی داود 2337]

شیخ ابن باز رَحِمَهُ اللهُ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے، جو کوئی شعبان کے شروع میں روزے نہیں رکھتا رہا ہو اسے چاہیے کہ وہ نصف شعبان کے بعد رکھنا شروع نہ کرے، اسی طرح سے جو مہینے کے آخر میں رکھنا شروع کرے اس کا تو بالاولیٰ منع ہے جیسا کہ حدیث ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھے جائیں، سوائے وہ شخص جسے عادت ہو تو وہ روزے رکھے۔ جسے عادت ہو تو کوئی حرج نہیں جیسے پیر و جمعرات کا روزہ، یا ایک دن روزہ اور ایک دن ناغہ۔ [حکم الصیام بعد انتصاف شھر شعبان]

شیخ ابن عثیمین رَحِمَهُ اللهُ فرماتے ہیں: بعض علماء کرام نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور اگر یہ صحیح ثابت ہو بھی تب بھی یہاں پر نہی تحریم کے لیے نہیں کراہیت کے لیے ہے۔ جیسا کہ بعض اہل علم کا یہ ہی قول ہے، الا یہ کہ کسی شخص کی عادت ہو روزے رکھنے کی تو وہ نصف شعبان کے بعد بھی جاری رکھ سکتا ہے۔ [شرح ریاض الصالحین]

استقبال رمضان یا شک کے دن کا احتیاطی روزہ رکھنا؟

استقبال رمضان یا چاند نظر آنے نہ آنے کے احتیاط کے نام پر رمضان شروع ہونے سے ایک یا دو دن پہلے روزے رکھنا منع ہے۔

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ہرگز رمضان سے ایک یا دو دن پیشگی روزے نہ رکھے سوائے کوئی ایسا شخص ہو کہ جو اپنے روزے رکھتا ہے تو وہ اس دن بھی رکھ لے۔ [صحیح بخاری 1914]

عمار بن یاسر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا نے فرمایا: جس نے شک کے دن کا روزہ رکھا یقیناً اس نے ابو القاسم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کی۔ [الترمذی 636، ابو داود 2334]

اس حدیث میں واضح طور پر روزہ رکھنے کی حرمت بیان ہوئی ہے سوائے جس کی عادت ہو مثلاً پیر و جمعرات کا روزہ یا صوم داودی وغیرہ اگر اس دن اتفاقاً پڑ جائے تو وہ رکھ سکتا ہے۔ [شرح النووی] صحابی کا یہ قول اپنی رائے سے نہیں ہو سکتا اسی لیے علماء نے اس سے شک کے دن کے روزے کی حرمت پر استدلال فرمایا ہے۔ [فتح الباری]

شیخ ابن عثیمین رَحِمَهُ اللهُ فرماتے ہیں: علماء کا اس کے حرام یا مکروہ ہونے کے بارے میں اختلاف ہے، مگر صحیح بات یہی ہے کہ یہ حرام ہے خصوصاً شک کے دن کا روزہ [شرح ریاض الصالحین 3/394]۔

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ تمام مسلمانوں کو سنتوں پر عمل کرنے اور بدعات سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

Maktabah Salafiyyah
Islamabad Pakistan
المكتبة السلفية

بسم الله الرحمن الرحيم

شعبان کی فضیلت

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ ﷺ کو کسی بھی ماہ میں اس قدر روزے رکھتے نہیں دیکھا جتنا آپ ماہ شعبان میں رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ ماہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں جو کہ رجب اور رمضان کے درمیان میں آتا ہے، یہ وہ ماہ ہے جس میں اعمال رب العالمین کی طرف اٹھائے جاتے ہیں، پس میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں اٹھایا جائے کہ میں روزے سے ہوں۔[النسائی 2359]

شعبان کے روزے

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی ماہ کے پورے روزے نہ رکھتے سوائے شعبان کے، اسے رمضان سے ملا دیتے تھے۔[ابو داود 2336]

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بہت کثرت سے شعبان میں روزے رکھتے اور پھر بہت سے چھوڑ بھی دیتے تھے۔[صحیح مسلم 2728]

ابن عباس و عائشہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آپ ﷺ رمضان کے علاوہ کسی ماہ کے پورے روزے نہ رکھتے تھے۔[صحیح بخاری 1971، صحیح مسلم 1739]

علماء کرام ان احادیث کو جمع کرکے وضاحت فرماتے ہیں کہ شاید رسول اللہ ﷺ نے کسی سال پورے رکھے ہوں اور کبھی اس سے کم، یا پھر عرب کے ہاں عام عادت ہے کہ وہ مہینے کے اکثر حصے کو پورا مہینہ کہہ دیتے ہیں، یعنی تقریباً پورا ماہ ہی روزے رکھے۔ اللہ اعلم[فتح الباری وغیرہ]

شعبان میں رمضان کے قضاء روزے رکھنا

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

مجھ پر رمضان کے قضاء روزے باقی ہوتے، لیکن میں ان کی قضاء رکھنے کا موقع ہی نہ پاتی مگر شعبان میں۔(صحیح بخاری 1950)

البتہ حدیث میں ان الفاظ: ”مِنْ رَسُولِ اللَّهِ أَوْ بِرَسُولِ اللَّهِ“(رسول اللہ ﷺ کے سبب سے) کی زیادتی کو شیخ البانی حافظ ابن حجر و ابن القیم رحمہما اللہ سے نقل کرتے ہوئے مدرج قرار دیتے ہیں جس کا اقرار خود راوی یحییٰ بن سعید نے بھی اپنے قول سے کیا ہے۔(تمام المنّۃ ص 224)

صحیح مسلم 1962 کے دوسرے الفاظ ہیں:

ہم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کے دور میں روزہ چھوڑتی تو اس کی قضاء رکھنے کا اسے موقع ہی نہ ملتا رسول اللہ ﷺ کے ہونے کے سبب، یہاں تک کہ شعبان آجاتا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کیونکہ تمام امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن رسول اللہ ﷺ کے لیے تیار رہتی تھیں کہ کب حاجت پڑ جائے، اور یہ شوہر کے ساتھ ادب ہے، اور شریعت میں بھی اس کا حکم ہے، چونکہ شعبان میں آپ ﷺ کثرت سے روزے رکھتے تو وہ بھی موقع پاکر اپنے قضاء روزے ادا فرمالیتیں۔(مفہوم شرح النووی)

نصف شعبان کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالی نصف شعبان کی رات آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں، پس بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو بخش دیتے ہیں۔

(السلسلۃ الصحیحۃ 138 / 3 میں شیخ البانی فرماتے ہیں: رجاله ثقات لكن حجاج وهو ابن أرطأة مدلس وقد عنعنه)

البتہ بعض علماء کرام جیسے سعودی عرب فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام ان تمام احادیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں، اور شیخ البانی رحمہ اللہ بھی اس فضیلت والی حدیث کو حسن قرار دینے کے باوجود اس رات کی عبادت یا دن کے روزے اور شب برأت وغیرہ کا رد کرتے ہیں اور بدعت قرار دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالی ضرور نصف شعبان کی رات کو اپنی مخلوق پر مطلع ہوتا ہے پس تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور مشاحن کے۔

(یہ سنن ابن ماجہ 1390 کی روایت ہے اور شیخ البانی نے اسے صحیح ابن ماجہ میں شواہد کے پیش نظر حسن قرار دیا ہے)

شیخ البانی فرماتے ہیں:

مشرک سے مراد ہر وہ شخص جو اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے خواہ اس کی ذات میں ہو یا صفات یا عبادت میں۔

اور مشاحن کے بارے میں امام ابن الاثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مشاحن کا مطلب ہے بغض وعناد سے بھرا ہوا شخص۔ امام الاوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں مشاحن سے مراد ہر وہ صاحب بدعت جو امت کی الجماعۃ سے الگ ہے۔(السلسلۃ الصحیحۃ الحدیث رقم: 1563)

اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں مشاحن سے مراد اہل بدعت ہیں جو اہل اسلام سے بغض و عداوت رکھتے ہیں۔(الدعاء ج 1 ص 195)

نصف شعبان کو مخصوص عبادات کرنا اور شب برأت منانا؟

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ان بدعات میں سے جو بعض لوگوں نے ایجاد کی ہیں نصف شعبان کی رات (شب برأت) کو منانا اور اس دن کا مخصوص روزہ رکھنا ہے۔ اس بارے میں کوئی ایسی دلیل نہیں کہ جس پر اعتماد کیا جاسکے۔ اگرچہ اس کی فضیلت پر کچھ ضعیف احادیث وارد ہوئی ہیں جن پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا، اور جہاں تک بات ہے اس میں پڑھی جانے والی نماز کی فضیلت کا تو اس بارے میں وارد احادیث سب کی سب موضوع (من گھڑت) ہیں۔ جیسا کہ اس پر بہت سے اہل علم نے تنبیہ فرمائی ہے۔[مقالہ: حكم الاحتفال بليلة النصف من شعبان]

نصف یا پندرہویں شعبان کا روزہ رکھنا

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یعنی خصوصی طور پر اس کی پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنا۔ اس بارے میں کچھ احادیث وارد ہوئی ہیں مگر وہ سب ضعیف ہیں کوئی بھی رسول اللہ ﷺ سے صحیح طور پر ثابت نہیں نہ ہی ان پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ ہر وہ چیز جو نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہ ہو کسی انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کے ذریعے سے اللہ تعالی کی عبادت کرے۔ لہذا خصوصی طور پر نصف شعبان کا روزہ نہ رکھا جائے، کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں اور جو بھی چیز آپ ﷺ سے ثابت نہ ہو وہ بدعت ہے۔

اس رات کو قیام کے لیے مخصوص کرنا

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بھی بدعت ہے، کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے اس رات کو قیام کے لیے مخصوص فرمایا ہو۔ بلکہ یہ دیگر راتوں کی طرح ایک رات ہے اگر انسان عادی ہے دیگر راتوں میں قیام کا تو وہ اس رات بھی قیام کرے اپنی اس اچھی عادت کو جاری و ساری رکھنے کے لیے نہ کہ اس رات کی خصوصیت کی وجہ سے۔ اور اگر قیام اللیل اس کی عادات میں سے نہیں ہے تو وہ محض اس رات کو قیام کے لیے مخصوص نہ کرے، کیونکہ یہ بات نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ اور اس سے بھی دور کی گمراہی یہ ہے کہ اس رات کے قیام کو مخصوص تعداد کی رکعتوں کے ساتھ خاص کرنا جو کہ نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں۔ لہذا ہم اس رات کو قیام کے ساتھ خاص نہیں کریں گے۔

کیا اس رات تقدیریں لکھی جاتی ہیں؟

بعض لوگ سورۃ الدخان آیت 3-4 میں ایک مبارک رات اس قرآن کے نزول کا جو ذکر ہے اس سے مراد 51 شعبان لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں بلکہ قرآن کا نزول رمضان میں شب قدر میں ہوا، جیسا کہ سورۃ البقرۃ آیت 185 میں رمضان کے مہینے میں